بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۰ وفا ۱۳۴۴ ہش ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۲۰ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۶۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ر جولائی بوقت ½ ۷ بجے صبح

پرسوں حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ کل شام کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ ویسے دن بھر طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات حضور کو کچھ دیر بے چینی رہی اور دوائی سے نیند آئی۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں؛

اخبار احمدیہ

— • ربوہ ۱۹ر جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے پھوڑے کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھمّ آمین۔

— • ربوہ ۱۹ر جولائی۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چند دنوں سے سرگودہا میں بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

— • مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر گمبٹ گزشتہ کئی دنوں سے بعارضہ قلب و فشار الدم کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے؛

— • لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم مبارک احمد صاحب ملک ایس ڈی او لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی عزیز احمد ملک نے امسال آرکیٹکچر کے تیسرے سال میں ۶۱۷ نمبر حاصل کرکے انجینئرنگ یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز ان کے دوسرے چھوٹے بھائی شفیق احمد ملک بھی اسی یونیورسٹی سے آرکیٹکچر کے دوسرے امتحان میں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو عزیزوں کو آئندہ بھی عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ جس کام کے لئے کسی کو پیدا کرتا ہے اس کے سب مناسب حال قویٰ بھی عطا فرماتا ہے

نفس پر قابو اور تحمّل و برداشت کی ایک تابندہ و درخشندہ مثال

(۱) "مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق مَیں اپنے نفس میں اتنا تحمّل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے امتحان کے لئے چھ ماہ تک مَیں نے کچھ نہ کھایا۔ کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھا لیا اور چھ ماہ کے بعد مَیں نے اندازہ کیا کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کی جا سکتی ہے۔ اس اثنا میں دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا اور مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کے لئے جو زحمت اٹھانی پڑتی تھی شاید وہ زحمت اوروں کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی۔ مَیں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ میں کچھ نہیں کھایا کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے کسی کو پیدا کیا ہے اس کی تیاری اور لوازم اور اس کے سرانجام اور مہمات کے طے کے لئے اس میں قوّے بھی مناسب حال پیدا کئے ہیں۔ دوسرے لوگ جو حقیقتاً فطرت کے مقتضا سے وہ قویٰ نہیں رکھتے اور ریاضتوں میں پڑ جاتے ہیں آخر کار دیوانے اور مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ ۵۷، ۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۵ء

پیغام صلح کے مضمون نگار کا عجیب استدلال

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے مضمون میں جو الفرقان کے مسیح موعود نمبر میں شائع ہوا ہے فرمایا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق ہمیں آپ کے الہامات کا مجموعہ دیکھنا چاہیئے ان میں آپ کہیں نہیں پائیں گے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو لست مرسلاً چنانچہ آپ نے فرمایا ہے

"لیکن آپ سارا مجموعہ الہامات پڑھ جائیں اور ہم سے بھی یہی مطالبہ کریں۔ تو آپ کو اس ضخیم مجلد میں ایک بھی لفظ وحی و الہام نہیں ملے گا جس میں یہ ذکر ہو کہ تو نبی نہیں تو رسول نہیں، تو مرسل نہیں ہے"

اس کے جواب سے لاچار ہو کر پیغام صلح کا ایک مضمون نگار طرح طرح کی ہندی کی چندی نکال رہا ہے۔ اور گڑبڑ ڈالنے کے لئے عجیب قسم کے دلائل پیش کر رہا ہے۔ چنانچہ پیغام صلح ۷ جولائی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں اوپر کی عبارت نقل کر کے لکھتا ہے۔

"پھر اس پر زور دیتے ہوئے حضور کے چودہ الہامات درج کئے ہیں جن میں رسول یا نبی یا مرسل کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان الہامات میں ایک الہام یہ بھی ہے کہ زمین کہتی ہے یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو مجموعہ الہامات میں یہ الہام نظر نہ آیا زمین کہتی ہے یا ولی اللہ کنت لا اعرفک۔ بیشتر اس کے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کے مغالطے کے راز کو طشت از بام کریں۔ حضور کے ان الہامات کو درج کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں جن میں حضور ..... کو ولی یا محدث یا امتی وغیرہ کے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔" (پیغام صلح ۷ جولائی ۶۵ء)

اس لاجواب دلیل کا ماحصل یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کو چونکہ ولی یا محدث یا امتی کے الفاظ سے بھی پکارا گیا ہے اس لئے آپ کے ان الہامات کی تردید ہو جاتی ہے۔ جن میں آپ کو نبی یا رسول کہا گیا ہے۔

بنائے عاشقاں بر شاخ آہو

چونکہ آپ کوئی ایسا الہام پیش نہیں کر سکتے اس لئے آپ نے ان الہامات کا سہارا لینے کی کوشش کی ہے۔ جن میں حضور اقدس علیہ السلام کو ولی۔ محدث یا امتی بھی کہا گیا ہے۔ ہماری ناقص سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی کہ اگر حضور اقدس علیہ السلام کو الہامات میں ولی۔ محدث اور امتی بھی کہا گیا ہے تو اس سے اس بات کی کس طرح تردید ہوتی ہے کہ آپ کو کسی الہام میں نہیں کہا گیا کہ تو نبی نہیں ہے۔ تو رسول نہیں ہے تو مرسل نہیں ہے۔ الہامات میں آپ کو احمد کر کے بھی پکارا گیا ہے کیا اس سے یہ استدلال کیا جائے کہ آپ تو صرف "احمد" ہیں نہ ولی ہیں نہ محدث ہیں اور نہ امتی۔ یا مثلاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کریم میں ایک بار بھی نہیں کہا گیا کہ تو خاتم النبیین نہیں ہے۔ کیا اس بات کا ثبوت کہ آپ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو نبی کہا گیا ہے آپ کو رسول کہا گیا ہے۔ آپ کو مزمل اور مدثر یٰسین اور طٰہٰ کا نام دیا گیا ہے۔ پھر یہ ایسی بات ہے کہ اگر کہا جائے کہ فلاں شخص ڈپٹی کمشنر کہلانے کے باوجود ڈپٹی کمشنر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو فلاں جگہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کہا گیا ہے

ولی اللہ اس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھتا ہو۔ محدث اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بکثرت مکالمہ مخاطبہ کرتا ہو۔ نبی اس کو کہتے ہیں کہ جو مکالمہ مخاطبہ بھی کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے غیب کی خبریں بھی پاتا ہو۔ اب غور فرمائیے کیا نبی اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہوتا۔ یعنی کیا وہ ولی نہیں ہوتا۔ کیا مخاطبہ و مکالمہ کی حد تک محدث نہیں ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے مختلف ناموں سے اپنے مامور کو پکارا ہے۔ یعنی کبھی ولی کہتا ہے کبھی محدث کہتا ہے۔ اور کبھی امتی کہتا ہے۔ اور کبھی نبی کہتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے دوسرے ناموں یا درجات کی نفی کرتا ہے۔ یعنی اگر ولی کہتا ہے تو کہتا ہے وہ محدث نہیں ہے۔ اور اگر امتی کہتا ہے تو کیا وہ ان سب درجات کی نفی کرتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر اگر وہ ان ناموں سے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پکارتا ہے۔ تو کس دلیل سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آپ کو ولی، محدث اور امتی کہنے سے آپ کے نبی و رسول ہونے کی نفی کرتا ہے۔ حالانکہ اس نے بیسیوں بار اپنے الہامات میں آپ کو نبی اور رسول کہہ کر بھی پکارا ہے۔

خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے کئی ایک نام بتائے ہیں۔ کبھی وہ اپنے آپ کو رب العالمین کہتا ہے۔ کبھی رحمٰن کہتا ہے۔ کبھی رحیم کہتا ہے۔ کبھی رؤف کہتا ہے۔ کبھی غفار کہتا ہے۔ کبھی مہیمن اپنا نام رکھتا ہے کبھی قہار و جبار اپنا نام بتاتا ہے۔ الغرض اپنے سینکڑوں مختلف نام بتاتا ہے۔ تو کیا اگر وہ اپنے آپ کو جبار کہتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے لئے جائیں گے کہ وہ رب العالمین نہیں ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن کریم میں وہ کئی نام بتاتا ہے۔ مثلاً وہ آپ کو رحمۃ للعالمین بھی فرماتا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں ہیں۔ پھر قرآن کریم کے کئی ایک نام قرآن مجید ہی میں بیان کئے گئے ہیں۔ کہیں اس کو کتاب مبین کہا گیا ہے اور کہیں ذکر کہا گیا ہے۔ کہیں ذکرٌ للعالمین کہا گیا ہے۔ کہیں قرآن کہا گیا ہے۔ اور کہیں فرقان کا نام دیا گیا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوئے کہ جب فرقان اور دوسرے نام دیئے گئے ہیں۔ تو یہ قرآن نہیں رہا۔ یا ذکرٌ للعالمین نہیں رہا۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا مطالبہ یہ ہے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے ایسے الہامات پیش کرتے ہیں۔ جن میں آپ کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ مخالف اس کے مقابلہ میں صرف ایسا الہام پیش کرے۔ جس میں آپ کی نسبت کہا گیا ہو کہ تو نبی نہیں تو رسول نہیں تو مرسل نہیں ہے۔ اب اس کا جواب یہ دینا کہ آپ کو چونکہ ولی، محدث اور امتی کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ اس لئے آپ صرف ولی ہیں یا صرف محدث ہیں۔ "نبی" نہیں کس طرح درست جواب ہو سکتا ہے۔ درست جواب تو یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی ایک ہی ایسا الہام پیش کریں۔ جس میں آپ سے کہا گیا ہو کہ تو نبی یا رسول یا مرسل نہیں۔ یہ تو ہم نے یونہی آپ کا نام رکھ دیا تھا۔ ربوہ والوں نے اس کو صحیح ہی مان لیا۔

ہم اپنے دوستوں سے پھر عرض کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو نبی اور رسول کہتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ آپ کو نبی کہتے ہیں اور اس کی کہیں تردید نہیں فرماتے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ہم نبی ہیں" اور اس کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں کہ جس نبوت کا ہم کو ادعا ہے وہ ختم نبوت کے منافی نہیں اور نہ وہ شریعت والی اور براہ راست والی نبوت نہیں۔ بلکہ ظلی نبوت ہے۔ تو پھر آپ کو یہ لفظ آپ کا صحیح مقام متعین کرنے کے لئے استعمال کرنے سے کیوں عار معلوم ہوتی ہے۔

پیغام صلح کا مضمون نگار لکھتا ہے۔

"معاف رکھیں اگر میں کہوں جب کہ آپ لوگوں نے زبردستی اور محض تحکم کی راہ سے اور محض خود غرضی کی بناء پر اس مسئلے کو جھگڑے کی بنیاد بنایا ہوا ہے۔ اور آئے دن ہمارا سر کھاتے رہتے ہیں۔ اور ہماری توجہ کو اصل خدمت اسلام سے ہٹاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر تقوےٰ سے کام لیں تو یہ ایسا مسئلہ نہیں کہ حل نہ ہو سکے۔ اگر حل کرنے کی نیت ہو۔ تو ایک دن میں حل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر نیت میں خلل ہو تو پھر سیدھی اور صاف بات کو بھی انسان پیچیدہ بنا کر عوام کو غلطی میں ڈال سکتا ہے۔"

(پیغام صلح ۷ جولائی ۱۹۶۵ء)

اس پر مومن دہلوی کا شعر یاد آتا ہے

الٹے وہ شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذرِ جفا کے ساتھ

مگر مضمون نگار صاحب پیغام صلح کے اسی پرچہ میں شائع شدہ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کا پہلے مضمون پڑھ لیتے۔ تو اس میں آپ کو یہ الفاظ بھی نظر آجاتے۔

"تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ اس جماعت کا ۱۹۱۴ء میں قائم ہونا بھی مشیتِ الٰہی کے ماتحت ہوا۔

نادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناد

کیونکہ امر واقعہ ہے کہ محض گنتی کے چند اصحاب نے قادیان کی موجودہ خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ آخر کیا یہ ٹھوس واقعات نہیں کہ بجز ایمان، اخلاص اور جذبۂ خدمتِ اسلام کے اور کوئی دنیاوی طاقت اس کے قیام کا باعث نہیں ہوئی۔ انتہائی کس میرسی اور تہائیت

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کینٹربری کو تبلیغ اسلام

احمدیہ جماعت سنگاپور کی طرف سے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور)

گزشتہ اپریل میں چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ جناب آرچ بشپ آف کینٹربری ڈاکٹر ابیکل رامسی کے سنگاپور آنے کی خبریں بڑی دھوم دھام سے سنگاپور کے اخبارات اور ریڈیو پر نشر ہوئیں۔ خاکسار نے خیال کیا کہ ان کی یہاں آمد سے عیسائیت کا پراپیگنڈا تو ہو گا ہی۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ایسے مواقع پر اسلام جو کہ اللہ تعالیٰ کا واحد سچا اور عالمگیر مذہب ہے کی بھی خاص طور پر تبلیغ ہو جائے۔ چنانچہ خاکسار نے جماعت احمدیہ سنگاپور کی طرف سے انگریزی میں ایک ایڈریس تیار کر کے آرچ بشپ صاحب کی خدمت میں مع ۱۶ کتب پر مشتمل اسلامی لٹریچر پیش کیا جس میں جماعت کی طرف انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور حضرت سرور کائنات سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سعادت دارین حاصل کرنے کی دعوت دی۔ ایڈریس کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے پیش کیا جاتا ہے:۔

عالیجناب لارڈ آرچ بشپ آف کینٹربری

سنگاپور میں آنجناب کی آمد کی مبارک تقریب پر یہ خاکسار بطور مبلغ جماعت احمدیہ اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوا آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ خدا کرے آپ کا یہاں تشریف لانا اس ملک کے باشندوں کی روحانی زندگی کو تازہ کرنے اور ان میں مذہبی روح اور بیداری پیدا کرنے کا موجب ہو۔

خاکسار سنگاپور تبدیل ہونے سے پہلے مغربی افریقہ میں بھی خدا کے فضل سے بیس سال سے زائد عرصہ تک بطور مبلغ اسلام کام کرتا رہا ہے وہاں کے ملک سیرالیون میں فروری ۱۹۵۱ء میں خاکسار کو آنجناب سے پہلے آرچ بشپ آف کینٹربری جناب ڈاکٹر فشر اور ان کے ہمسفر پادریوں کو بھی شہر "بو" میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہنے اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کرنے کا موقع ملا تھا اور آج آنجناب کی خدمت میں بھی یہاں اس ایڈریس کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ اور دنیا بھر میں ان کے جملہ اسلامی مراکز اور تبلیغی سرگرمیوں سے تو آپ پہلے ہی واقف ہوں گے تاہم خاکسار آپ کی زیادتی علم کے لئے اس موقع پر آپ کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ کو اس الٰہی جماعت سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے اور آپ اسلام کی سچائی کے بارے میں سنجیدگی سے غور فرما سکیں۔ جماعت احمدیہ دنیا کی عام مذہبی یا سوشل سوسائٹیوں کی طرح کوئی ایسی سوسائٹی نہیں ہے جس کے مدنظر محدود طور پر کسی مذہبی، سوشل یا معاشرتی پروگرام پر عمل کرنا ہو بلکہ یہ ایک خالص روحانی اور خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی روحانی رہنمائی کے لئے اسی طرح الہامی حالات میں اور انہیں آسمانی ذرائع سے قائم فرمایا ہے جن کے ذریعہ وہ ہمیشہ بوقت ضرورت گزشتہ زمانے کی آسمانی جماعتوں اور روحانی سلسلوں کو قائم فرماتا رہا ہے۔ اس جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ موجودہ زمانے میں دنیا کے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی حالت مجموعی طور پر ایسی خراب ہو چکی ہے کہ اگر اس وجہ سے ازمنہ سابقہ میں کسی وقت یہ دنیا اپنی اصلاح کے لئے کسی روحانی مصلح اور رہنما کی محتاج تھی تو آج اس سے کہیں بڑھ کر محتاج ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق جماعت احمدیہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام کو بطور ایک عالمگیر مصلح کے دنیا کی ہدایت و رہنمائی اور روحانی بہبودی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جس طرح گزشتہ زمانوں میں اس غرض کے لئے سابقہ مصلحین اور انبیاء اور رہنماؤں نے اپنی صداقت اور اپنا منجانب اللہ ہونا آسمانی نشانوں اور معجزات اور دلائل و براہین قاطعہ وساطعہ سے ثابت کیا تھا اسی طرح اس زمانہ میں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ہزاروں نشانوں اور خارق عادت معجزات کے ذریعہ یہ روز روشن کی طرح ثابت کر دکھایا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور آپ کا سلسلہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے دنیا کی روحانی اصلاح و ترقی کو اسلام کے ذریعہ حضرت احمد علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ کر دیا ہے۔ حضرت احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ درجہ اور منصب سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی و اطاعت اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے عطا کیا گیا۔ گویا آپ اس زمانہ میں اسلام کے سب سے بڑے پہلوان اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب و بروز اور خلیفہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص مشیت کے ماتحت اسلام کو پھر دنیا بھر میں ترقی اور عظمت و شوکت عطا کرنا چاہتا ہے۔ الغرض حضرت احمد علیہ السلام وہ موعود اقوام عالم ہیں جن کی آمد کی دنیا کے سب بڑے بڑے مذاہب کے لوگ امید لگائے بیٹھے تھے۔

عالمگیر مصلح

پس یہ عاجز آپ کی خدمت میں خوشخبری پہنچاتا ہے کہ وہ عالمگیر مصلح جس کے عیسائی، مسلمان، ہندو، سکھ، بدھ سب منتظر تھے وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس شخصیت میں ظاہر ہو کر اپنی روحانی اور نورانی شعاعوں سے دنیا کو منور کر چکا ہے۔ مبارک وہ جو بروقت انہیں قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ دنیا کے سب بڑے بڑے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی رو سے فی زمانہ کسی مسیح یا روحانی مصلح اور رہنما کے منتظر ہیں لیکن اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء اور مشیت یہی ہے کہ دنیا کے سب مذاہب کے لوگ جملہ اختلافات اور علیحدہ علیحدہ مذاہب اور فرقہ بندی اور تفرقہ کو دور کر کے ایک ہی عالمگیر سچے مذہب میں منسلک و منسلک ہو جائیں تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا ایک ہی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر مذہب کے لوگوں میں ان کے لئے علیحدہ علیحدہ رہنما اور مصلح بھیجنا قطعاً معقول طریق نہیں کہلا سکتا۔ پس ان حالات میں ایک ہی عالمگیر مصلح اور رہنما کے ذریعہ ساری دنیا کے لوگوں کو ایک سچے اور ہمہ گیر مذہب میں لانا ممکن اور مناسب تھا اور

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو موعود اقوام عالم قرار دیا ہے اور انہیں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور آپ کے مبارک وجود سے دنیا کے مختلف مذاہب کی مقدس کتب میں مذکورہ پیشگوئیوں اور وعدوں کو پورا فرماتے ہوئے آپ کو عیسائیوں کے لئے مسیح، مسلمانوں کے لئے مہدی، ہندوؤں کے لئے کرشن اور دیگر سب مذاہب کے پیروؤں کے لئے ایک عالمگیر مصلح کی حیثیت سے بھیجا ہے اور ہزاروں زمینی اور آسمانی نشانوں سے آپ کی صداقت ظاہر فرمائی ہے۔

مسیح کی آمد ثانی کا مطلب

اس امر سے تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی متفق ہوں گے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی کا زمانہ یہی ہے اور اب تک انہیں ظاہر ہو جانا چاہیئے تھا کیونکہ تمام وہ علامات جو بائیبل میں مسیح نے اپنی آمد ثانی کی بیان فرمائی تھیں وہ من وعن اور لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہیں قومیں قوموں کے خلاف متعدد بار چڑھائی کر چکی ہیں اور مزید کر رہی ہیں۔ نیز دنیا میں قحط، بیماریاں، وبائیں، زلزلے اور دیگر بلائیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہو چکی ہیں اور کفر و ضلالت فسق و فجور اور ہر قسم کے گناہوں کی اس قدر کثرت ہو چکی ہے کہ اس کی مثال کسی سابقہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ اسی طرح سورج اور چاند کو بھی بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق گرہن لگ چکے ہیں نیز یہودیوں نے بھی فلسطین میں جمع ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق اپنا قومی وطن دوبارہ قائم کر لیا ہے۔

دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی خود ان کے اپنے قول کے مطابق ایک استعارہ کا رنگ رکھتی تھی اور جس طرح حضرت یوحنا کی آمد کو مسیح نے ایلیاہ کی روحانی اور تمثیلی آمد قرار دیا تھا اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام کی آمد سے فی الواقعہ حضرت مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی یقینی طور پر پوری ہو چکی ہے ضرورت صرف سنجیدگی اور انصاف سے غور کرنے کی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بائیبل میں مسیح نے اپنی دوبارہ آمد کو رات کے ایک چور کی آمد کی طرح غیر متوقع اور خاموش آمد قرار دیا ہے اسی طرح لکھا ہے کہ جیسے بجلی مشرق سے اچانک چمک کر مغرب کی طرف پھیل جاتی ہے ابن آدم کی آمد بھی اسی طرح غیر متوقع طور پر اچانک مشرق سے ہوگی۔ اس مثال کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود مشرق سے ظاہر ہوں گے اور ان کی تعلیم اور روحانی فیوض و برکات سے مغربی اقوام بھی فائدہ اٹھائیں گی اور ان کی جماعت مغرب میں بھی پھیل جائے گی۔ پس بائیبل کی ان پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام ہندوستان میں ظاہر ہوئے جو کہ مشرق میں ہے اور قدیم سے

مختلف علوم و فنون اور مذاہب کا مرکز رہا ہے اور اب آپ کے مشن اور جماعت کی شاخیں یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں مضبوطی سے قائم ہیں جن کے ذریعہ اسلام ان علاقوں میں روز بروز ترقی پذیر ہے۔

جناب عالی یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے مطابق آچکا ہے اور اب قیامت تک کوئی موعود مسیح آسمان یا زمین سے ظاہر نہیں ہوگا اور اسی پہلے مسیحؑ کی آسمان سے جسمانی آمد کی امید رکھنا ایک امید موہوم اور ویسی ہی خطرناک غلطی ہے جس کا ارتکاب حضرت مسیح ابن مریمؑ کے وقت یہودیوں نے ایلیاؑ نبی کے بارے میں کرکے مسیحؑ پر ایمان لانے سے انکار کردیا تھا اور مسیحؑ کی وضاحت کے باوجود یہی سمجھ لیا تھا کہ ایلیاؑ نبی ہی جسمانی طور پر آسمان سے نازل ہوگا حالانکہ اس کے نزول سے مراد یوحنا کا ظاہر ہونا تھا۔ پولوس رسول نے نہایت درست فرمایا ہے کہ "گوشت اور خون آسمانی بادشاہت کا وارث نہیں ہو سکتا" کیونکہ ابتدائے آفرینش سے نہ کوئی شخص بجسد عنصری آسمان پر گیا ہے اور نہ وہاں سے واپس اُترا ہے۔ حضرت مسیحؑ کے مندرجہ ذیل بیانات بھی اسکی آمد ثانی کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:۔

"اب تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جبتک نہ کہو گے کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے" (متی ۲۳/۳۹)

"جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا" (متی ۲۴/۴۴)

پس مذکورہ بالا بیان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحؑ کی آمد ثانی اچانک ایسے وقت میں ہوگی جبکہ عیسائیوں کو ان کی آمد کا گمان بھی نہ ہوگا یعنی وہ انکی شان و شوکت اور جلال میں آمد کے منتظر ہوں گے مگر آنیوالا اس کے نام پر اور اس کا مثیل بن کر آ بھی جائے گا اور اس آمد ثانی کو صرف وہی لوگ تسلیم کرسکیں گے جو کہ خود انکو نہیں بلکہ انکی بجائے ان کے مثیل کو ان کے نام پر آنے کا انتظار کررہے ہوں گے لیکن جو ان کو آسمان سے جسمانی لحاظ سے اترتے دیکھنے کے منتظر رہیں گے وہ اسے ہرگز نہیں پہچان سکیں گے۔

پس مذکورہ بالا پیشگوئیوں کی روشنی میں اگر آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعاوی اور آپ کے مشن کی موجودہ ترقی کے بارے میں پورے غور و فکر اور انصاف سے سوچیں اور تحقیق فرمائیں گے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ پر حق واضح ہوجائے گا اور اسلام اور خاص کر احمدیت میں ایسے ایسے عجیب روحانی نشان اور معجزات و خوارق سے آپ آشنا ہوں گے جو آپ نے کبھی عمر بھر دیکھے نہیں ہوں گے اور آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ جس قسم کے معجزات اور نشانات حضرت مسیحؑ اور دیگر اسرائیلی نبیوں نے اپنی صداقت کے ثبوت میں دکھائے تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی بڑھ کر اس زمانہ میں دکھائے ہیں تاکہ اسلام کی برتری اور صداقت دنیا پر ظاہر ہو جائے۔

بعثت کا مقصد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کا اصل مقصد اپنے روحانی انوار اور قوت قدسیہ سے دنیا کے لوگوں کے دلوں کو شک و شبہات سے پاک کرکے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین سے بھر دینا اور خدا اور انسان کے درمیان جو رشتہ انسانی غفلت اور رہبانیت کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا اسے پھر سے جوڑنا تھا چنانچہ آپ نے صدہا ظاہر و باہر نشانات سے یہ ثابت کر دکھایا کہ خدا پہلے کی طرح اب بھی اسی طرح سنتا اور بولتا ہے اور اپنی مخفی طاقتوں اور صفات کی تجلی بندوں پر ظاہر کرتا رہتا ہے۔ آپ کے پیروؤں میں سے ہزاروں ایسے افراد آج بھی موجود ہیں جن کو اسلام کی تعلیم کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی اور اسکے قرب کا شرف حاصل ہے اور آپ کی جماعت کے افراد اس یقین سے پُر ہیں کہ جلد یا بدیر اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی کے وعدے ضرور پورے فرمائے گا اور اسلام ایک مرتبہ پھر اپنی روحانی قوت اور دلائل و براہین کے ذریعہ دنیا کے سب ادیان پر جماعت احمدیہ کے ذریعہ غالب آئیگا اور یہ جماعت اپنی انتھک کوششوں اور قربانیوں اور علوم روحانیہ کے ذریعہ سے راہ بھٹکی ہوئی دنیا کو ایک مرتبہ پھر آستانہ الوہیت پر لا کھڑا کریگی۔

مذاہب عالم کے لیڈروں کو چیلنج

متلاشیان حق اور سچائی کے پیاسوں کی سہولت اور رہنمائی کیلئے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور خلیفہ اور حضرت احمد علیہ السلام کے موعود فرزند سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حق و باطل اور سچے اور غیر سچے مذاہب میں امتیاز کرنے کے لئے تمام مذاہب عالم کے لیڈروں کو مندرجہ ذیل دعوت یا چیلنج دے رکھا ہے مگر افسوس ہے کہ آج تک کوئی مذہبی لیڈر اسے قبول کرنے کی جرأت نہیں کرسکا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے قرآن کریم بھی ہر زمانہ میں پھل دیتا ہے اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اپنا تازہ الہام نازل کرتا رہتا ہے اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے پس کیوں نہ علمی غور و فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت کو معلوم کیا جائے۔

اگر مسیحی لوگ پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونیوالا تازہ کلام پیش کریں جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی کے معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائیگی وہ پوپ اور پادری جو مسیح کی صلح کل پالیسی کو ترک کرکے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اکساتے رہے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کیلئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرسکتے کاش وہ اس کیلئے تیار ہوں یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کردیں تو دنیا ایک لمبے روحانی مرض سے نجات حاصل کرسکے اور خدا تعالیٰ کا جلال اور اسکی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانیت کی اصلاح کا موجب ہوں۔" (دیباچہ قرآن کریم صفحہ ۲۲۶)

خاکسار بطور نمائندہ جماعت احمدیہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مندرجہ بالا تجویز آج آپ تک پہنچاتا ہوا آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ آپ اس پر ضرور غور فرمائیں اور حق و باطل میں امتیاز کے اس واضح آسان اور معقول طریق کو قبول فرما کر میدان میں نکلیں تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہوجائے کہ عیسائیت اور اسلام میں سے کونسا مذہب درحقیقت سچا ہے اور ان دونوں میں سے کونسا درخت میٹھے روحانی پھلوں کا حامل ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کس کے شامل حال ہے تاکہ اس طرح سچائی کے طالبوں اور راستی پسند لوگوں کے لئے حق قبول کرنا آسان ہوجائے۔

مسیح موعودؑ کی ملکہ وکٹوریہ کو دعوت

یہاں ضمنی طور پر آپکی اطلاع کیلئے یہ عرض کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ حق و باطل اور جھوٹے اور سچے مذہب میں امتیاز کرنے کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بھی اپنے وقت میں انگلستان کی سابقہ ملکہ وکٹوریہ کی ایک جوبلی کے موقع پر اسی قسم کی پیشکش ان کے پاس کی تھی مگر وہ اس پر توجہ نہ کرسکیں۔ چنانچہ آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ملکہ معظمہ میری تصدیق دعویٰ کیلئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کرسکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۴)

اسلام کے متعلق عرض ہے کہ اس کا سب سے بڑا معجزہ اور اسکی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت خود قرآن کریم ہے جو نہ صرف زبان کے لحاظ سے عظیم الشان معجزہ ہے بلکہ اس میں مذکورہ تعلیم اور احکام و قوانین بھی ایسے عالمگیر اور معقول اور جامع مانع ہیں کہ جن کی فوقیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام میں مساوات اور سادگی کی تعلیم اور نسلی قومی اور رنگت وغیرہ کے اختلافات کے باوجود آپس میں محبت و ہمدردی و تعاون سے رہنے کے اصول نیز سود اور شراب وغیرہ کی حرمت اسی طرح تعدد ازدواج طلاق اور کئی اور سوشل گھریلو اور ملکی امور وغیرہ کے بارے میں قرآن کریم نے انسان کی ایسی صحیح رہنمائی کی ہے اور ایسے قواعد و ضوابط پیش کئے ہیں جن کی فضیلت عقلمند لوگ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جنہیں اب مغربی اقوام نے بھی خود بخود اپنانا شروع کردیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کے سورج کا اپنی تمام شان کے ساتھ مغرب سے طلوع ہوگا اور مغربی قومیں اسلام قبول کرنے میں ہی اپنی سعادت اور نجات تسلیم کریں گی۔

اس ایڈریس کے ساتھ خاکسار آپکی خدمت میں اسلام اور احمدیت پر ۱۶ کتب انگریزی زبان میں پیش کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ آپ ضرور وقتاً فوقتاً انکا مطالعہ فرمائیں گے نیز ہم امید کرتے ہیں کہ آنجناب ہمارے اس ایڈریس میں مذکورہ اہم امور پر ضرور سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ عیسائی دنیا میں آپ کے مقام اور پوزیشن اور سچائی سے محبت اور اسے دنیا کے ہر چھوٹے بڑے انسان تک پہنچانے کی خواہش نے ہی ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم آپ کی خدمت میں یہ ایڈریس اور کتب پیش کریں اور کوئی غرض ہمارے مدنظر نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں قوی امید ہے کہ آپ ضرور اسے اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ فرمائیں گے اور اگر آپ پر حق واضح ہوجائے تو اسے بلاخوف و خطر جرأت سے قبول فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو سچ و جھوٹ اور حق و باطل میں فرق کرکے حق قبول کرنے اور اپنی ابدی بادشاہت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

بے سروسامانی کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے چند مخلص احباب نے اس جماعت کی بناء لاہور میں اسلئے رکھی کہ قادیان میں حضرت مولانا نورالدینؓ کی وفات پر ایک آمرانہ و جابرانہ اور متعصبانہ نظام کو جماعت احمدیہ پر مسلط کردیا گیا۔" (پیغام صلح ۷/۶۵)

ہوا صرف یہ تھا کہ یہ دوست سیدنا حضرت مولوی الحاج حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کو چھ سال تک خلیفۃ المسیح الاولؓ مانتے رہے مگر جب آپکی وفات پر خلافۃ المسیح الثانیہ کا انتخاب ہوا تو ان دوستوں نے بغاوت کرکے لاہور میں اپنی مسجد ضرار علیحدہ بنالی۔ اور اس وقت سے لیکر آجتک پچاس سال سے زائد عرصہ میں کھوکھلے جھگڑے در بارہ نبوت وغیرہ اٹھا کر وہ جنگ زرگری جاری کر رکھی ہے کہ آج پیغام صلح کا شاید ہی کوئی پرچہ ہو جس میں جھگڑے کا اعادہ نہ کیا گیا ہو۔ مضمون نگار نے یہ ٹھیک لکھا ہے کہ:۔

"اگر نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایسا مسئلہ نہیں کہ حل نہ ہوسکے اگر حل کرنے کی نیت ہو تو ایک دن میں حل ہوسکتا ہے لیکن اگر نیت میں خلل ہو تو پھر سیدھی اور صاف بات کو بھی انسان پیچیدہ بنا کر عوام کو غلطی میں ڈال سکتا ہے۔"

مثلاً دیکھئے کتنی سیدھی بات تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کو بیسیوں دفعہ نبی اور رسول کے الفاظ سے پکارا گیا ہے۔ آپ ایک ہی الہام ایسا پیش کریں جس میں کہا گیا ہو کہ تو نبی نہیں۔ تو رسول نہیں تو مرسل نہیں مگر اس سیدھی سی بات کو پیچیدہ بنانے کے لئے کیا کیا سوفسطائی استدلال کے باب کھولے گئے ہیں جن کا کچھ جائزہ ہم اس مضمون میں لے چکے ہیں۔ ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ خدا کے لئے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بالکل نیا نہ پڑھا کریں اور وہ طریق اختیار کریں جو مثلاً

"ایک غلطی کا ازالہ"

میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا ہے۔

و آخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین

سوالات اور اُنکے مختصر جواب

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سوال نمبر ۱۸۰:- کیا عورت نبی بن سکتی ہے؟

جواب:- نبی تو نہیں البتہ نبی کی ماں یقیناً بن سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۸۱:- کیا کوئی احمدی سیاسی فلم دیکھ سکتا ہے؟

جواب:- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے کہ "اگر... فلم حقیقی مناظر کی ہے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر وہ ایکٹنگ سے تیار کی گئی ہے تو اسے دیکھنے کی اجازت نہیں" (الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

سوال نمبر ۱۸۲:- کیا یا رسول اللہ کہنا جائز ہے؟

جواب:- ضرور کہیئے مگر رسول کی بجائے اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر۔

سوال نمبر ۱۸۳:- قل لا اسئلکم اجراً الا المودۃ فی القربیٰ کے معنی کیا ہیں؟

جواب:- میں تم سے کسی دنیوی اجر کا طلبگار نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ ایسا روحانی تعلق پیدا کرو۔ جس کی نظیر کسی دنیوی رشتہ میں بھی نہ مل سکے۔

سوال نمبر ۱۸۴:- ہم نے سنا ہے کہ احمدی بیعت کرانے کے لئے اپنی لڑکیاں تک دے دیتے ہیں؟

جواب:- مگر آپ کے محترم علماء تو ہم پر اس لئے خفا ہیں کہ ہم اپنا مخصوص اسلامی ماحول قائم رکھنے کے لئے اپنے لڑکوں کے رشتے بھی عموماً دوسروں میں کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔

سوال نمبر ۱۸۵:- کہتے ہیں ربوہ میں جنت ہے؟

جواب:- مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے دو جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے (ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن) پس وہ قوم اور بستی بے حد ہی خوش قسمت ہے جسے عقبیٰ کے علاوہ دنیا میں بھی جنت میسر آجائے مگر یہ جنت ایمان کی آنکھ سے دکھائی دے سکتی ہے نہ کہ مادی نظر سے!!

سوال نمبر ۱۸۶:- بہائی انداز فکر کیوں غیر معقول ہے؟

جواب:- اس لئے کہ یہ لوگ پہلے اسلامی عمارت کو گرا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں پھر اپنے تخیلاتی نظام کا نقشہ دکھانے کا وعدہ کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸۷:- میکائیل کون ہیں

جواب:- ان تمام فرشتوں کے افسر جن کے علوم دماغ سے وابستہ ہیں مثلاً ریاضی، ہندسہ، طبیعات، کیمیا وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۸۸:- جب خدا تعالیٰ نے خود ہی کافروں پر مہر لگا دی تو ان کو سزا نہیں ملنی چاہیئے۔

جواب:- جب کافروں نے اپنے ہاتھ سے روشنی کے سارے راہ بند کر دئے تو اب انہیں قانون فطرت کے مطابق گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

سوال نمبر ۱۸۹:- حصول علم کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟

جواب:- اتقوا اللہ یعلمکم اللہ متقی بن جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں خود سکھائیگا

سوال نمبر ۱۹۰:- عبادت کا مقصود کیا ہے؟

جواب:- صفات الٰہیہ کا انعکاس!

سوال نمبر ۱۹۱:- انسان مجبور ہے یا آزاد؟

جواب:- نہ بالکل مجبور نہ بالکل آزاد وہ خدائی قانون کی خلاف ورزی تو کر سکتا ہے مگر اس کی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ وہ حق و باطل میں سے جسے چاہے اختیار کرے مگر اپنے انتخاب کے نتائج سے بیگانہ محض نہیں ہو سکتا۔

سوال نمبر ۱۹۲:- جب انسان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں ہی سے گناہ کرتا ہے تو اس کو سزا کیوں دی جاتی ہے۔

جواب:- کیا کوئی عدالت کسی کو قاتل صرف اس بناء پر بری کر سکتی ہے کہ اس نے جس چاقو سے قتل کی واردات کی وہ اسے تحفے میں ملا تھا۔

سوال نمبر ۱۹۳:- مرزا صاحب انگریزوں کے جاسوس تھے۔

جواب:- جاسوس تو حضرت مرزا صاحب تھے۔ مگر انگریز نے آپ کی خاندانی جاگیر تو ہمیشہ کے لئے ضبط کر لی مگر آپ کے مکفر بلکہ اول المکفرین مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو چار مربع زمین سے نواز دیا

ایں چہ بوالعجبی است

سوال نمبر ۱۹۴:- دنیا اتفاقاً پیدا ہو گئی

جواب:- یہ دعویٰ بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک پریس میں دھماکہ کے نتیجے میں آکسفورڈ کی ایک مکمل اور مجلد ڈکشنری خود بخود چھپ کر باہر آگئی ہو

سوال نمبر ۱۹۵:- جناب خلیفہ صاحب نے تحقیقاتی عدالت میں اپنا عقیدہ بدل لیا تھا

جواب:- حضرت نے تو بار بار تحقیقاتی عدالت میں بیان دیا کہ میں اس شخص کو نبی سمجھتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی کہا ہو اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو نبی کہا ہے فرمائیے کیا تبدیلی عقیدہ اسی کا نام ہے؟

سوال نمبر ۱۹۶:- دراصل تبدیلی کفر و اسلام کے مسئلہ میں ہوئی ہے۔

جواب:- مسئلہ کفر و اسلام تو مسئلہ نبوت کی فرع ہے۔ جب اصل موجود ہے تو فرع میں تبدیلی کیسی۔

سوال نمبر ۱۹۷:- قرآن مجید حادث ہے یا قدیم

جواب:- قرآن مجید کا نزول خدا کے علم میں ازل سے تھا۔ مگر اس کا عملی ظہور آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تئیس سال میں ہوا۔

سوال نمبر ۱۹۸:- عہد نامہ جدید نے حضرت مسیح کو ملعون قرار دیا ہے

جواب:- استغفر اللہ۔ ملعون تو شیطان کا نام ہے۔

سوال نمبر ۱۹۹:- مرزا صاحب کے کلام میں تضاد ہے۔

جواب:- اگر تضاد سے مراد یہ ہے کہ آپ کا ذاتی عقیدہ کچھ اور تھا اور الہام نے بعد کو آپ کی رہنمائی کسی اور رنگ میں فرمائی تو یہ کوئی تضاد نہیں۔ لیکن اگر سوال کا مقصد یہ ہے کہ حضور کے الہامات متضاد ہیں تو یہ بات یقیناً بے بنیاد ہے

سوال نمبر ۲۰۰:- خدا تعالیٰ نے مغلیہ خاندان کے ایک فرد کو مامور کیوں بنایا

جواب:- واللہ یفعل ما یشاء وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ ؎
چاہے کسی کو شاہ کرے یا گدا کرے
طاقت نہیں کسی کی کہ چون و چرا کرے

سوال نمبر ۲۰۱:- مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں بعض کتابوں کے حوالے غلط دئے ہیں۔

جواب:- حضور نے کبھی بشری خطا و نسیان سے پاک ہونے یا حوالہ جات کے بذریعہ وحی نازل ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا

سوال نمبر ۲۰۲:- حضرت مسیح نے اذن خداوندی سے مردے زندہ کئے یا پرندے بنائے

جواب:- عیسائی حضرات اسی بنا پر تو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مخصوص صفات اپنے اذن سے پوری کائنات میں صرف ہمارے یسوع کو تفویض کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ان کو مقام الوہیت حاصل تھا

سوال نمبر ۲۰۳:- آپ "خاتم النبیین" کے معنے نبیوں کا مہر لگانے کے لحاظ سے آخری نبی کیوں نہیں لیتے۔

جواب:- اس لئے کہ ختم نبوت آنحضرت اور حضرت مسیح میں تقسیم ہو جائے گی پیدا ہونے کے لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرار پائیں گے اور آخر میں آنے کے لحاظ سے حضرت مسیح۔

سوال نمبر ۲۰۴:- میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کا قائل نہیں اور آنحضرت کو مطلق آخری نبی تسلیم کرتا ہوں۔

جواب:- مطلق آخری نبی مراد لینا بھی حدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذوروں اور بچوں پر اتمام حجت کے لئے قیامت کے دن بھی ایک نبی مبعوث کیا جائے گا (درِ منثور)

سوال نمبر ۲۰۵:- حضرات علماء احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

جواب:- ؎ زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

سوال نمبر ۲۰۶:- ہر نبی کے آنے پر امت بدل جاتی ہے

جواب:- کیا امتی نبی کی آمد سے بھی

سوال نمبر ۲۰۷:- آپ حضرت امام حسینؓ کے ماتم میں کیوں شامل نہیں ہوتے

جواب:- ہم حضرت سید الشہداء کو زندہ سمجھتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۰۹:- خدا کی طرف سے نبی کا خطاب ملنے سے کوئی شخص زمرۂ انبیاء میں شامل نہیں ہو سکتا۔

جواب:- کیا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو محدث کا خطاب دے اور وہ زمرۂ محدثین میں شامل نہ ہو۔

(باقی)

مکرم شیخ ولی محمد صاحب کی وفات

مکرم شیخ ولی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۹ ایم بی ضلع سرگودھا جو کہ مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب عابد کوئٹہ کے والد تھے تین چار ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۱۵ جولائی کو صبح سوا آٹھ بجے بعمر ۸۲ سال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ ۱۶ جولائی کو صبح بعد نماز فجر مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا گیا۔ مرحوم مکرم کیپٹن نواب الدین صاحب کے برادر اکبر اور حضرت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ۔ مکرم بابو عبدالعزیز صاحب اور مکرم شیخ عبدالحمید صاحب شملوی کے چچا زاد بھائی اور بہنوئی تھے اور مخلص احمدی تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت کا پرخلوص اظہار

لاہور

مورخہ ۲۵؍۷؍۱۲ کو بمقام مسجد دارالذکر زیر صدارت محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کینٹ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔

تلاوت شیخ عبدالحق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے فرمائی۔ اس کے بعد نظم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مبارک احمد صاحب جمیل مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر کیا اور پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا ذکر فرمایا۔ پھر صحابہؓ کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ اسکے بعد شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ تمام مذاہب کے پیشوؤں میں سے صرف حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ کے حالات زندگی محفوظ ہیں پھر آپؐ پر تمام وہ حالات گذرے جو ایک انسان پر گذرنے ممکن ہیں لہذا آپؐ ہر حالت کے انسان کے لئے نمونہ ہیں۔ اسکے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کی اغراض بیان کیں۔ اس کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے نعت پڑھی اس کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کیں جن کے ذریعہ سے آپؐ نے دلوں کو فتح کیا

آخر میں منصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی اہمیت بیان کی۔ اور محترم میاں محمد یوسف صاحب نے دعا کروائی۔

عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع مسجد احمدیہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعد از نماز مغرب زیر صدارت محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

مسجد کے اندرونی و بیرونی حصہ کو بجلی کے قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ خواتین کے لئے احمدیہ گرلز پرائمری سکول میں انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو کہ مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب نے کی

عزیز صلاح الدین صاحب۔ مبارک احمد صاحب۔ فلاح الدین صاحب اور شیخ محمد الیاس صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں بعد ازاں احمد صادق ابن سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی تقریر کے بعد پروفیسر محمد اجمل صاحب ودک نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خواجہ ظفر احمد صاحب نے حضورؐ کی سیرت کے چند نمایاں پہلو پیش کر کے ان کی تلقین کی۔

اس کے بعد سید امجد علی شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عملی زندگی کی اصلاح کے لئے احباب کے سامنے پیش کر کے حضورؐ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ آخر میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام اور بادل ارض کے موضوع پر تقریر کی۔ اور یہ بابرکت تقریب تقریباً دس بجے شب ختم ہوئی۔ اس کے بعد محترم صدر جلسہ نے ایک پرسوز دعا کرائی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

مردوں کے علاوہ مستورات کی حاضری بھی کافی تھی۔ بعض غیر از جماعت مردوں اور عورتوں نے بھی ہمارے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کی۔

ڈاکٹر محمد احسان
سیکرٹری اصلاح وارشاد شہر سیالکوٹ

گوجرانوالہ

مورخہ ۱۲ جولائی بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق تبلیغ اور مکرم عبدالمجید صاحب اور مکرم بابو عبدالرحمان صاحب صاحب نے سیرۃ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی جلسہ نماز عشاء تک جاری رہا۔ جس میں عورتوں بچوں۔ نوجوانوں اور بزرگوں نے شرکت کر کے عقیدت کا اظہار فرمایا۔ سوا نو بجے شب جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔ جلسہ کے صدر نائب امیر جماعت چوہدری خورشید احمد صاحب تھے۔ (عبدالحمید عفی عنہ)

لائلپور

جلسہ سیرۃ النبی مورخہ ۲۵؍۷؍۱۲ کو مسجد فضل احمدیہ میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائلپور بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ اور تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد اکرم صاحب نے لیکچر دیا۔ آپ کے بعد منصور احمد مبشر لائبریرین نے مضمون پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی و قوت قدسیہ پر تقریر کی۔

اس کے بعد صدر صاحب نے آنحضرت صلعم کے احسانات تمام دنیا پر کے عنوان سے تقریر کی۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد

کوہ مری

جماعت احمدیہ مری ہلز کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۵؍۷؍۱۲ بروز سوموار چھ بجے شام زیر صدارت محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کارٹ روڈ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم شیخ عبداللطیف صاحب آف لائلپور نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد خاکسار نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے استدلال کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ تمام کائنات کے لئے رحمت تھی

آخر میں جناب صدر جلسہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے اسوۂ حسنہ پر چل کر دین کی خاطر قربانیاں دینی چاہئیں۔ آپ نے بڑے عمدہ پیرایہ میں متعدد مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے کس طرح جانفشانی کے ساتھ شرک کو مٹا کر توحید کو قائم فرمایا۔ محترم صدر صاحب کی اس مؤثر تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی دعا کے بعد پونے آٹھ بجے شام ختم ہوئی۔

راجہ خورشید احمد منیر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم مری ہلز

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری نے جلسہ سیرۃ النبیؐ ۲۵؍۷؍۱۲ کو بعد نماز مغرب منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے ادا فرمائے۔ حافظ محمد شریف صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا اسکے بعد رانا فیض بخش صاحب نے حضور سرور کائنات کے فیض رسانی کے پہلو پر خاص طور پر روشنی ڈالی۔ بعد کو مکرم میاں محمد افضل صاحب ایم۔اے۔ایم۔ای۔ڈی نے فخر موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں کے موضوع پر اپنا قیمتی مقالہ پیش کیا۔ صدارتی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

قائمقام امیر جماعت احمدیہ منٹگمری

خوشاب

مورخہ ۲۵؍۷؍۱۲ کو بعد نماز عشاء سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ بصدارت ملک نذر اللہ خان صاحب مسجد احمدیہ خوشاب میں منعقد ہوا۔ ظفر اقبال صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ رانا عطاء اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم حضور کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ شیخ بشارت احمد صاحب اور رانا عطاء اللہ صاحب نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریریں کیں۔

آخر میں صاحب صدر نے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ پر جامع تقریر کی۔

غیر احمدی احباب نے بھی شامل جلسہ ہو کر ثواب حاصل کیا اور بہت محظوظ ہوئے۔

خاکسار چوہدری مختار احمد
سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ خوشاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:- "فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کا جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۱۲ جولائی ۶۵ء بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم چوہدری نور محمد صاحب چیئرمین یونین کونسل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیزان عبدالرؤف و محمد اکرم نے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" کے کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت واضح کی۔ بعدہٗ مکرم محمد منظور صاحب ثاقب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "قوت قدسی" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عبدالودود صاحب طارق بی اے بی ٹی نے "حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور توکل" واضح کرتے ہوئے مختلف واقعات سے سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان پر احسانات پر تقریر فرمائی۔ عزیز رشید احمد صاحب سٹوڈنٹ ایم بی بی ایس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق اور آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا آپؐ کی زندگی کے مختلف واقعات اور اقوال سے ثابت کیا۔ ان کے بعد مکرم سید عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید، مکرم مبارک احمد صاحب قمر و مکرم مقبول حسین صاحب نے بالترتیب "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت احیاء" "آپؐ کے اخلاق فاضلہ اور آپؐ کا دشمنوں سے سلوک" کے موضوع پر تقاریر کرتے ہوئے آپؐ کی سیرت کے ان پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر صفات خداوندی ہونا ثابت کیا۔ اور آپؐ کے وجود میں مختلف الٰہی صفات کے ظہور کو پیش کرتے ہوئے حاضرین کو آنجنابؐ کے اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانے کی تلقین کی۔ دوران جلسہ مکرم عبدالمنان صاحب طاہر منظوم کلام سے حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی اور اس طرح قریباً چار گھنٹے کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مستورات کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ قریبی دیہات کے بعض غیر از جماعت معززین نے بھی جلسہ میں شمولیت کی۔

خواجہ عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
گرمولہ ورکاں۔ ضلع گوجرانوالہ

پشاور:-

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت چھ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ... جو مکرم مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد عزیز نصیر الدین پسر مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار سنائے۔ اور بعدہٗ مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی مشہور نظم "سلام بحضور سید الانامؐ" اپنے مخصوص انداز میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم شمس الدین صاحب اسلم نائب قائد خدام الاحمدیہ مقامی نے چند ایک اقتباسات از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے پھر مندرجہ ذیل اصحاب نے تقاریر کیں۔

۱۔ خاکسار محمد الطاف

۲۔ مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ

۳۔ مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ

۴۔ خان شمس الدین خان صاحب صدر جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات بیان فرمائے۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد الطاف سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ پشاور

کراچی:-

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء بروز پیر بوقت ۸ بجے شب احمدیہ ہال میں زیر صدارت چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حافظ فیض محمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم احسان الحق صاحب نے درثمین سے چند اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے "نبیوں کا سردار" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مولوی عبدالحمید صاحب نے "خلق عظیم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف واقعات بیان فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم نسیم احمد خان صاحب نے درثمین سے چند اشعار سنائے۔ پھر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عرفان الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ پھر دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

رحیم یار خاں

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء بروز سوموار بعد از نماز مغرب بمقام مسجد احمدیہ رحیم یار خان زیر صدارت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ رحیم یار خان جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم محمد یعقوب صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا بعد ازاں مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت حاضرین جلسہ کے سامنے تفصیلاً بیان کی۔ بعدہٗ مکرم خادم حسین صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے "آنحضرت کے علمی اور روحانی معجزات" پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم سید محمد محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید نے "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ چوہدری عبدالمجید صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے متبعین سے سلوک" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد صاحب صدر نے حاضرین جلسہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف سیرت کے پہلوؤں کو اپنانے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

تمام تقاریر پورے انہماک اور توجہ سے سنی گئیں۔ جلسہ ۹½ بجے شام بعد دعا برخاست ہوا۔

خاکسار رشید احمد قریشی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت
احمدیہ رحیم یار خان

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

کراچی سٹی اور لپ ور چھاؤنی کے درمیان ۱۱-۱ اپ، ۱۲ ڈاؤن، کراچی سٹی اور کوئٹہ کے درمیان ۳-اپ، ۴ ڈاؤن گاڑیوں پر اور کراچی چھاؤنی اور حیدرآباد کے درمیان لنک سروس کے ساتھ ۱۹-۱ اپ، ۲۰ ڈاؤن گاڑیوں پر لفٹ کار سروس کے لئے کیٹرنگ کنٹریکٹ ۲۹ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۹ بجے دن ریلوے بورڈ اسٹی ٹیوٹ ہال ایمپریس روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیا جائے گا۔

۲۔ نیلامی کی شرائط مع ٹھیکہ کی شرائط و ضوابط پر مشتمل اگریمنٹ کی ایک نقل جو کہ کامیاب بولی دہندہ کی طرف سے کیا جائے گا نیز ریلوے انتظامیہ کے منظور شدہ طعام نامے اور نرخ نامے، چیف کمرشل منیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے -/۱۰ روپے فی نقل کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ نیلامی میں حصہ لینے کے خواہشمند اشخاص / فرمیں مطلع رہیں کہ انہیں ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۱۰ بجے تک ریلوے انتظامیہ کے پاس مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ بطور زر ضمانت جمع کرانا ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے مالی استحکام وغیرہ سے متعلق دستاویزی ثبوت جیسا کہ نیلام کی شرائط میں تفصیل درج ہے، بھی پیش کرنا ہوں گے۔

چیف کمرشل منیجر
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

ہمدرد نسواں (لاٹھر اکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے 19

عملِ صالح وہ عمل ہے، جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ملحوظ رکھا گیا ہو

ان حقوق کو اگر ملحوظ نہ رکھا جائے تو کوئی عمل عملِ صالح نہیں کہلا سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآنِ مجید کی رُو سے اعمال صالحہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے انسانی اعمال کے متعلق ایک نہایت اہم نکتہ بیان کیا ہے جسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے بسا اوقات لوگوں کو کئی قسم کی ٹھوکریں لگ جاتی ہیں۔ دنیا میں عام طور پر یہ طریق ہے کہ لوگ بعض اعمال کو اچھا اور بعض کو بُرا قرار دے دیتے ہیں اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ جو اعمال ان کے نزدیک اچھے ہیں ان کو اختیار کریں، اور جو اعمال ان کے نزدیک بُرے ہیں ان سے اجتناب کریں۔ جن اعمال کو وہ اچھا سمجھتے ہیں ان کو اعمالِ صالحہ قرار دیتے ہیں۔ اور جن اعمال کو وہ بُرا سمجھتے ہیں ان کو اعمالِ سیئہ کہتے ہیں۔ حالانکہ عملِ صالح کسی مخصوص عمل کا نام نہیں۔ بلکہ ہر ایسا عمل جو مناسبِ حال ہو اور جو انسان کی روحانی یا جسمانی ضرورت کے مطابق ہو اُس کو عملِ صالح کہا جاتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے اعمال کے متعلق جو دین کے مطابق ہوتے ہیں ایک ایسی اصطلاح رکھی ہے جو اپنی ذات میں کامل ہے اور جس میں اس حقیقت کو واضح کر دیا گیا ہے کہ کس عمل کو تم اچھا کہہ سکتے ہو اور کس کو بُرا۔ باقی مذاہب بنی نوع انسان کو صرف اتنی تعلیم دیتے ہیں کہ تم اچھے اعمال بجالاؤ۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ اچھے اعمال کی تعریف کیا ہے۔ اگر کسی سے پوچھا جائے کہ اچھے اعمال بتاؤ تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اچھا عمل ہے۔ روزہ رکھنا اچھا عمل ہے۔ غریبوں کی خدمت کرنا اچھا عمل ہے، صدقہ و خیرات دینا اچھا عمل ہے۔ حالانکہ یہ مکمل جواب نہیں۔ اسلام صرف نماز کو عملِ صالح قرار نہیں دیتا۔ اسلام صرف روزہ اور زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کو عملِ صالح قرار نہیں دیتا بلکہ اسلام کے نزدیک عملِ صالح وہ عمل ہے جو مناسبِ حال ہو اور انسان کی روحانی یا جسمانی ضروریات کے مطابق ہو۔ مثلاً روزہ رکھنا کتنی بڑی نیکی ہے مگر روزہ رکھنا بھی کبھی اچھا ہو جاتا ہے اور کبھی بُرا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عید کے دن روزہ رکھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اگر روزہ رکھنا ہر حالت میں عملِ صالح ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ اپنی ذات میں اچھا نہیں بلکہ اس وقت اچھا ہے جب خدا تعالیٰ کا حکم اُس کے متعلق موجود ہو۔ اسی طرح نماز بڑی اچھی چیز ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھتا ہے جب سورج اس کے سر پر ہو یا سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اگر نماز اپنی ذات میں عملِ صالح ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے والے کو گنہگار کیوں قرار دیتے یا اُس وقت جب سورج سر پر ہو جو شخص نماز پڑھے اسے شیطان کیوں قرار دیتے مگر یہ تو ایسے احکام ہیں جن کی حکمتیں سب کو معلوم نہیں ہوتیں۔ اتنی بات تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا ایک نبی دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو دشمن اپنے پورے زور سے حملہ کر رہا ہو اور وہ نبی اور اس پر ایمان لانے والے دشمن کے حملہ کے دفاع میں مشغول ہوں تو ایسی حالت میں اگر کوئی شخص میدانِ جہاد کو چھوڑ کر ایک طرف مصلّے بچھا کر نماز شروع کر دے تو ہر شخص اُسے دیکھ کر کہے گا کہ وہ شیطان ہے۔ اس وقت یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ شخص کتنا بڑا نیک ہے مصلّے بچھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہا ہے بلکہ جو شخص بھی اُسے دیکھے گا اُسے منافق اور غدار قرار دے گا اور کہے گا کہ جو شخص جہاد کو چھوڑ کر ایک کونہ میں چھپ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے اور اُسے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ دشمن کا حملہ کتنا شدید ہے یا مسلمانوں کو اس وقت کتنے بڑے مصائب کا سامنا ہے وہ نمازی نہیں بلکہ اسلام کا دشمن اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض عملِ صالح کے معنے ایسے عمل کے ہوتے ہیں جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہو۔ اگر ان حقوق کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو کوئی عمل عملِ صالح نہیں کہلا سکتا خواہ بظاہر وہ کتنا اچھا نظر آتا ہو"۔

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۹۲۹)

ملتان میں قیامت خیز طوفان باد و باراں

سات افراد جاں بحق بیسیوں مجروح

ملتان۔ ۱۹ رجولائی۔ یہاں پر قیامت خیز طوفان باد و باراں کے دوران سات افراد ہلاک اور بیسیوں مجروح ہو گئے۔ کم سے کم دو سو مکانات کے منہدم ہونے اور بہت سے مکانات میں شگاف پڑنے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ شہر کے کئی نشیبی محلوں میں سیلاب کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس آسمانی آفت سے املاک کو بھی خاصا نقصان پہنچا ہے۔ ملتان کی تاریخ کا یہ بدترین طوفان اتوار کو صبح پانچ بجے آیا جب کہ شہر کی آبادی کی اکثریت ابھی سوئی ہوئی تھی اور لوگ اس سے بچنے کے لئے تیار نہ تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلال آباد کالونی میں ایک شخص سلطان حبیب کی کوٹھی کی دس فٹ بلند دیوار میونسپل کمیٹی کے ایک ملازم رحیم بخش کی جھونپڑی پر گری۔ اس وقت رحیم بخش اور اس کے کنبے کے افراد گہری نیند سو رہے تھے۔ دیوار گرنے سے ان کی جھونپڑی منہدم ہو گئی اور پورا کنبہ اس کے نیچے دب گیا۔ جب محلہ کے لوگوں نے ملبہ ہٹایا تو اس کنبے کے چھ افراد دم توڑ چکے تھے۔ مرنے والوں کے نام یہ ہیں۔ رحیم بخش۔ عمر چالیس سال۔ رحیم بخش کی آٹھ سالہ بیوی۔ نوجوان بیٹی نذیراں اور اس کے تین بچے۔ محمد بخش، شفیق اور بشیر۔ رحیم بخش کا تیس سالہ بھتیجا گاماں شدید مجروح ہوا ہے جب کہ گاماں کی بیوی فاضل معجزانہ طور پر بچ گئی جو اس حادثہ سے چند ساعت پہلے جھونپڑی سے باہر نکل گئی تھی اس کے علاوہ ایک شخص اقبال گرلز ہائی سکول کے نزدیک نالہ میں ڈوب گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ گاماں کو فاضل نے شدید بارش کے دوران جھونپڑی میں رہنے کے خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا لیکن انھوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس طوفان باد و باراں کے دوران دو سو سے زائد مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور بیسیوں افراد مجروح ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار مکانات میں شگاف پڑ گئے ہیں۔ بارش تقریباً چار گھنٹے جاری رہی اور دو انچ مینہ برسا بارش نے نشیبی علاقوں میں سیلاب کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔

صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کی تدفین

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ قبل ازیں یہ افسوسناک خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے کہ ۱۶ ماہ حال بروز جمعہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (ڈویژنل میڈیکل سروس) سرگودھا بعمر ۵۴ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جمعہ کی نماز سے پہلے تک مرحومہ بالکل ہشاش بشاش تھیں۔ مکرم حافظ صاحب سرگودھا کی ایک جماعت کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے روانہ ہو گئے اور ان کے والد محترم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب بھی جمعہ کے لئے تشریف لے گئے معلوم ہوتا ہے کہ تین بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو گئی۔ اطلاع ملنے پر مکرم میجر عبد الحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پہنچ گئے لیکن وفات ہو چکی تھی۔

مرحومہ احمدیت کی فدائی۔ خوش اخلاق اور انتہائی مہمان نواز تھیں۔ غریبوں اور حاجت مندوں کی بہت خدمت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر عبد اللہ احمدی صاحب آف افریقہ کی صاحبزادی تھیں۔ رات ۹½ بجے سرگودھا میں نماز جنازہ ہوئی جس میں تقریباً جملہ احمدی احباب سرگودھا کے علاوہ غیر احمدی معززین بھی شریک ہوئے نماز جنازہ محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبائی جماعت ہائے احمدیہ نے پڑھائی

جنازہ صبح ۱۷ رجولائی کو ربوہ لایا گیا اور نماز فجر کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی بعض عزیز کراچی۔ ملتان۔ لاہور اور دوسری جگہ سے آ رہے تھے اس لئے ان کا انتظار کیا گیا اور ان کے پہنچنے پر ان کی خواہش پر پھر نماز جنازہ ہوئی جو مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی اور اس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ نے دعا فرمائی۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنی یادگار تین لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ ہمیں اس صدمہ میں مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب۔ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب اور مکرم چوہدری نثار احمد صاحب برادر اکبر چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر سے دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین۔